باب۔96

دعا

☆ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ -

ترجمہ: اور تمھارے پروردگار نے فرمایا، تم دعا کرو میں قبول کرتا ہوں (مانگو، میں دیتا ہوں)۔ بے شک جو لوگ میری بندگی سے خود کو اعلیٰ و ارفع سمجھتے ہیں، وہ ذلیل و خوار ہو کر دوزخ میں جائیں گے۔(سورۃ المؤمن/غافر: آیت60)

صاحبو! اللہ تعالیٰ کا دینا حق ہے۔ جو مانگے گا اس کو اللہ ضرور دے گا۔ کسی کو خالی ہاتھ نہ پھیرے گا۔ بے وقت مانگو گے، بے محل طلب کرو گے تو اس کا بھی بہتر سے بہتر معاوضہ عطا کرے گا۔ یہاں مناسب نہ ہو گا تو وہاں دے گا۔ بہر حال تمھارا مانگا خالی نہ جائے گا۔ کیونکہ وہی مانگتا ہے جو اپنے آپ کو محتاج سمجھتا ہے۔ یہی تو بندگی ہے۔ اسی لیے تو دعا" مُخُّ الْعِبَادَة "یعنی the essence of all obedience کہلاتی ہے۔

اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ جب تقدیر کا لکھا اٹل ہے تو دعا کر کے کیا حاصل؟۔۔۔ اس کا جواب یہ ہے کہ تقدیر ہی میں لکھا ہوا ہے کہ تم دعا کرو گے تو ہی اللہ قبول کرے گا۔ اس طرح تمھاری دعا بھی زنجیر کی ایک کڑی ہے۔ دیکھو! لوگ مختلف دعائیں کرتے ہیں۔ کوئی دعا کرتا ہے کہ خوب پانی بَرسے۔ دوسرا دعا کرتا ہے کہ پانی نہ بَرسے کیونکہ مکان پرانا ہے، گر جائے گا اور بہت نقصان ہو گا۔ سوچو! اب اللہ تعالیٰ کس کی دعا قبول کرے گا، اور کس کی نہ کرے گا۔ حالانکہ وہ فرماتا ہے، "تم دعا کرو، میں قبول کرتا ہوں"۔

ایک بات یاد رکھو کہ اگر کوئی تمھیں ایک چیز نہ دے بلکہ اس کی جگہ بہترین معاوضہ دے، تو وہ بھی دینا ہی ہے۔ قبول کرنا ہے۔ مسئلہ زیرِ بحث میں جو دعا، نظامِ عالم کے موافق ہے وہ تو اسی دنیا میں قبول ہو جاتی ہے اور جو اس دنیا کے قابل نہیں اس کا بدلہ آخرت میں ملے گا۔ اور ایسا ملے گا کہ جن کی دعائیں دنیا میں قبول ہوئی

Siddiqui Publications

ہیں وہ کہیں گے کہ کاش ہماری ایک دعا بھی دنیا میں قبول نہ ہوتی۔ دنیائے فانی کا عطیہ اور آخرت کا عطیہ ۔۔۔ بھلا ان دونوں میں کیا جوڑ ہے۔۔۔؟

بہر حال کوئی دعا بغیر قبولیت کے نہیں رہتی۔ اس کا راز یہ ہے کہ دعا وہی کرتا ہے جو اپنے آپ کو محتاج سمجھتا ہے۔ اور یہی اصلِ بندگی ہے۔ جو اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ دعا ایسی کرنی چاہیے کہ کرنے والے کی حالت کے مناسب ہو۔ معمولی آدمی اگر یہ دعا کرے کہ مجھے بادشاہت مل جائے تو یہ لغو اور فضول ہے۔ یوں آدمی اپنی کمبل دیکھ کر پاؤں پھیلائے۔

❖ عبداللہ کی دعا

یااللہ! تیری کنہ کے ادراک میں شہباز، بلند پرواز فکرِ سلیم، پرو بال شکستہ ہے۔

Oh God! for the understanding of your existence,

this bird is flying without wings

اور تیری معرفت کے سنگستان میں تو، سن عقل قدیم سکندری، خوردہ ہے۔

And to become aware of your essence,

all my imaginations are confined

تجھے کوئی نہیں جانتا تو پھر میں کس کو مانتا ہوں؟

If nobody has full knowledge of Yours,

then upon whom I have my faith?

تو پوشیدہ ہے تو تجھے کس نے چھپایا؟

You do not appear, but who has hidden You ?

تو عیاں ہے تو پھر کہاں ہے؟

If You are exposed, then where are You ?

اگر تو عرش پر ہے تو مجھے بال و پر دے کہ اڑ کر تجھ تک پہنچوں۔

If You are on the highest heaven,

then let me have potential to reach You

اگر تو قریب ہے تو آنکھ دے کہ تجھ کو دیکھ سکوں۔

If You are so near, then provide me such eyes that I can see You

اگر تو میرے دل میں ہے تو برقی رَو بنا دے کہ اپنے آپ میں گھسوں اور تجھے پاؤں۔

If You are in my heart, then let me go in, through currents and find You

اگر تو مل نہیں سکتا تو ہم کو یہ فطرتاً طلب کیسی؟

If I can't get you, then why I have this natural urge ?

اگر خدا کا بندے سے ملنے کا قاعدہ نہیں تو میں اپنے سے بیزار ہوں، مرنے کو تیار ہوں۔

If there is no any custom to meet You and me,
then I am disgusted and ready to die

اگر میں جلوں گا تو میرا دھواں عرش تک پہنچے گا۔

If I am burnt, then I have a chance to reach to the highest heaven as smoke

خاک ہو جاؤں گا تو بگولہ بن کر اڑوں گا اور تیرے دامن تک پہنچ جاؤں گا۔

If I am mixed with earth, then I become part of any whirlwind and could come to You

مجھے صفحہ ہستی و وہمی سے محو و محق کر دے، طلس و طمس کر دے، تہس نہس کر دے۔

Let me be destroyed, let me be ruined

نہ میں رہوں، نہ یہ آفت سہوں۔

Neither I live, nor will I suffer this calamity

بس بس! میں اسی میں شاد ہوں کہ مردہ رہوں اور میرا مقصود زندہ رہے۔

میں نابود رہوں، میرا محبوب موجود رہے۔

Yes! Yes..! I am glad that I do not exist anymore,
but my beloved Lord is there

ٹوٹے یہ طلسمِ وہم میرا
آئینۂ دل بنے مصفا
فانی کا فنا ہی ہونا اولیٰ
باقی کی بقا ہے سب سے اعلیٰ

اَللّٰهُمَّ اَرِنَا حَقَائِقَ الْاَشيَآء كَمَا هِیَ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ، وَاَلْحِقْنَا بِا لصّٰلِحِيْنَ۔
اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا۔ وَارْزُقْنَا اتِّبَاعَهٗ ۔وَاَرِنَا ا لْبَاطِلَ بَاطِلاً ۔ وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَهٗ۔

{ حوالہ تفسیر صدیقی -پارہ24 صفحہ 51،52
کتابچہ صدائے معرفت حق ہے رازداں کے لئے صفحہ 8،9اور نظام العمل فقراء صفحہ 56 (تالیفات حسرتؒ)}

Siddiqui Publications

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ -

وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ -

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -